مارکنگ اسکیم-اردو

(Marking Scheme – Urdu)

Annual Examination

مارچ 2018

اردو (کورس۔اے)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سر سری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل در آمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تا کہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبا اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن / ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مد نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

(10) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر اسی (80) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے میں گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن / ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) متبادل جوابات (MCQ) والے سوالوں کے جواب میں اگر طالب علم درست جواب کی عبارت نہ لکھ کر صرف (D)/(C)/(B)/(A) یا (الف)/(ب)/(ج)/(د) لکھ کر اس کی نشان دہی کرتا ہے تب بھی اسے پورے نمبر دیے جائیں گے۔

Series — TYM

SET — 4

Code No. 5A

مارکنگ اسکیم

اردو(کورس - اے)

URDU(COURSE-A)

مقررہ وقت:3 گھنٹے | کل نمبر: 80

Time Allowed: 3 Hours | M.M. 80

نمبروں کی تقسیم	ممکنہ جوابات / ویلیو پوائنٹ	سوال نمبر
	حصہ(الف) درج ذیل (غیر درسی)اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔ 5 '' قرۃالعین نے اسکولی تعلیم دہرہ دون میں اوراعلیٰ تعلیم لکھنؤ میں حاصل کی۔ تاریخ ان کا پسندیدہ موضوع تھا۔ تقسیم ملک کے بعد وہ اپنے خاندان کے ساتھ پاکستان چلی گئیں۔ وہاں انھوں نے اپنا مشہور ناول "آگ کا دریا" لکھا۔ یہ ناول ہماری ڈھائی ہزار برس کی تاریخ پر پھیلا ہوا ہے۔ اس ناول کے بعض کردار مختلف زمانوں میں الگ الگ ناموں کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور کہانی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ قرۃالعین حیدر کو مصوری کا بھی شوق تھا۔ انھوں نے کئی دستاویزی فلمیں بنائیں۔ کچھ دنوں وہ بی بی سی لندن سے وابستہ رہیں۔ لندن سے ہندوستان آنے کے بعد پہلے بمبئی پھر دہلی اور نوئیڈا میں رہیں۔ وہ ایک اچھی صحافی بھی تھیں اور	1

	انگریزی کے اخبار 'الیسٹریٹڈ ویکلی' اور 'امپرنٹ' سے متعلق رہیں۔ ان کا پہلا ناول 'میرے بھی صنم خانے' 1949 میں شائع ہوا تھا۔ بقیہ ناول 'سفینۂ غم دل'، 'آخر شب کے ہم سفر'، 'گردش رنگ چمن' اور 'چاندنی بیگم' ہیں۔"		
	(i) قرۃالعین حیدر نے اعلیٰ تعلیم کہاں حاصل کی؟ (A) لندن (B) دہرہ دون (C) لکھنؤ (D) دہلی **جواب: (C) لکھنؤ**	1	
	(ii) لندن سے لوٹنے کے بعد قرۃالعین حیدر پہلے کہاں رہیں؟ (A) لکھنؤ (B) بمبئی (C) دہلی (D) نوئیڈا جواب: (B) بمبئی	1	
	(iii) قرۃالعین حیدر کا پہلا ناول کون سا ہے؟ (A) آگ کا دریا (B) آخر شب کے ہم سفر (C) چاندنی بیگم (D) میرے بھی صنم خانے جواب: (D) میرے بھی صنم خانے	1	
	(iv) قرۃالعین حیدر اخبار 'اسٹریٹڈ ویکلی' میں کس حیثیت سے وابستہ تھیں؟ (A) صحافی (B) مالک (C) مصور (D) ناول نگار جواب: (A) صحافی	1	

	(v) قرۃ العین حیدر کا کون سا ناول ڈھائی ہزار برس کی تاریخ پر پھیلا ہوا ہے؟ (A) میرے بھی صنم خانے (B) چاندنی بیگم (C) آخر شب کے ہم سفر (D) آگ کا دریا **جواب: (D) آگ کا دریا**	1 **کل نمبر =5**
2	درج ذیل (غیر درسی) شعری حصے کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیے گئے سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب لکھیے۔ 5 بے تعلق وہ ہوا ہے تو چلو یونہی سہی راہ و رسم اس سے کوئی ایسی پرانی بھی نہیں غم گساروں کے ہیں در بند تو اب بند رہیں اپنے دکھ سکھ کی کتھا اور سنانی بھی نہیں اب کہانی میں مزہ آئے تو کیسے آئے کوئی راجا بھی نہیں کوئی رانی بھی نہیں کون لفظوں کو زباں دے گا کرے گا زندہ غالبؔ و میرؔ کی کیا بات کہ باقی بھی نہیں (i) در کس کے بند ہو گئے ہیں؟ (A) غم گساروں کے (B) راجا کے (C) رانی کے (D) غالبؔ کے **جواب: (A) غم گساروں کے**	1

	(ii) کس نے لفظوں کو زبان دے کر زندہ کیا؟ (A) راجا (B) رانی (C) غم گسار (D) میرؔ **جواب: (D) میر** (iii) ''غم گسار'' کے کیا معنی ہیں؟ (A) غم دینے والا (B) ہمدرد (C) غصہ کرنے والا (D) رونے والا **جواب: (B) ہمدرد** (iv) راجا اور رانی کے نہ ہونے سے کیا ہوا ہے؟ (A) کہانی میں مزہ آرہا ہے (B) زیادہ کہانی کہی جارہی ہے (C) حکومت ہاتھ سے چلی گئی (D) کہانی میں مزہ نہیں آرہا ہے **جواب: (D) کہانی میں مزہ نہیں آرہا ہے** (v) غالبؔ و میرؔ کا تعلق کس سے ہے؟ (A) شاعری سے (B) سیاست سے (C) حکومت سے (D) بے تعلقی سے **جواب: (A) شاعری سے**	1 1 1 1 **کل نمبر=5**
3	**حصہ (ب)** درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر دو سو (200) الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے۔ 10 (i) انٹرنیٹ کے فوائد و نقصانات (ii) فضائی آلودگی (iii) دیوالی	

	جواب:	
	(i) انٹرنیٹ کے فوائد و نقصانات	
2	(a) تمہید و تعارف	
4	(b) نفسِ مضمون	
2	(c) انداز بیان	
2	(d) اختتام	
کل نمبر=10		
	(ii) فضائی آلودگی	
2	(a) تمہید و تعارف	
4	(b) نفسِ مضمون	
2	(c) انداز بیان	
2	(d) اختتام	
کل نمبر=10	**(iii) دیوالی**	
2	(a) تمہید و تعارف	
4	(b) نفسِ مضمون	
2	(c) انداز بیان	
2	(d) اختتام	
کل نمبر=10		

4	اپنے بھائی کو ایک خط لکھیے اور انھیں اپنے امتحان کی تیاری کے بارے میں بتائیے۔ 4 **یا** اپنے علاقے کے ایم۔پی۔ کو ایک درخواست لکھ کر اپنے علاقے میں پھیلی گندگی کے بارے میں بتائیے۔ **جواب:** **خط** (i) خط کا خاکہ (القاب و آداب، پتہ، تاریخ) (ii) نفس مضمون (iii) انداز بیان **یا** **درخواست** (i) درخواست کا خاکہ (القاب و آداب، پتہ، تاریخ) (ii) نفس مضمون (iii) انداز بیان	1 2 1 **کل نمبر=4** 1 2 1 **کل نمبر=4**
5	**حصہ(ج)** فعل لازم یا فعل مرکب کی تعریف مثال کے ساتھ لکھیے۔ 2 **جواب:** **فعل لازم:** وہ فعل جس پر کام کا اثر صرف کرنے والے یعنی فاعل تک ہی محدود رہے یا اس کا اثر صرف فاعل پر پڑے۔ اسے فعل لازم کہتے ہیں۔	1

1 1 1 **کل نمبر= 2**	**مثال:** رشید سو گیا۔ **فعل مرکب:** وہ فعل جو دو یا دو سے زیادہ فعل (افعال) سے مل کر بنتا ہے اسے فعل مرکب کہتے ہیں۔ **مثال:** وہ ہمارے گھر آتا جاتا رہتا ہے۔		
        2 1 1 1 **کل نمبر=5**	(i) "صنعت تضاد" کی تعریف لکھیے اور مثال بھی دیجیے۔ 3 (ii) درج ذیل شعر میں کون سی صنعت استعمال کی گئی ہے؟ اس کی تعریف لکھیے۔ 2 گلے سے ملتے ہی جتنے گلے تھے بھول گئے وگرنہ یاد تھیں ہم کو شکایتیں کیا کیا **جواب:** (i) **صنعت تضاد** **تعریف:** شعر (کلام) میں متضاد الفاظ لانا یعنی شعر میں ایسے الفاظ لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں، صنعت تضاد کہلاتا ہے۔ **مثال:** دنیا میری بلا جانے مہنگی ہے یا سستی ہے موت ملے تو مفت نہ لوں، ہستی کی کیا ہستی ہے (ii) اس شعر میں **صنعت تجنیس** استعمال کی گئی ہے **تعریف:** کلام یا شعر میں دو یا دو سے زیادہ ایسے الفاظ لانا جو تلفظ یا املا کے لحاظ سے تو ایک جیسے ہوں لیکن معنی کے اعتبار سے مختلف ہوں، تو اس خوبی کو صنعت تجنیس کہتے ہیں۔		6

7	درج ذیل محاوروں میں سے کسی دو کے معنی لکھیے اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔ 3 (i) لکیر کا فقیر ہونا (ii) ناک میں دم کرنا (iii) ہوا سے باتیں کرنا (iv) زبان درازی کرنا (v) زخم پر نمک چھڑکنا **جواب:**	
	(i) لکیر کا فقیر ہونا : پرانی بات پر قائم رہنا / اڑے رہنا / دقیانوسی بنے رہنا	½
	سائنسی ترقی کے دور میں بھی ماجد لکیر کا فقیر بنا ہوا ہے۔	1
	(ii) ناک میں دم کرنا: ستانا / پریشان کرنا / تنگ کرنا	½
	رفیع نے اپنی شرارتوں سے دوستوں کی ناک میں دم کر دیا ہے۔	1
	(iii) ہوا سے باتیں کرنا: نہایت تیز رفتار ہونا / مغرور ہونا	½
	محفوظ، ہوا سے باتیں کرتا ہے کبھی یہاں کبھی وہاں۔	1
	(iv) زبان درازی کرنا: گستاخی کرنا / بدزبانی کرنا	½
	رئیس اکثر بڑوں کے سامنے زبان درازی کرتا ہے۔	1
	(v) زخم پر نمک چھڑکنا: تکلیف میں اور تکلیف دینا / زیادہ پریشان کرنا / غم زدہ یا پریشان حال پر طعنہ دینا یا اس کا مذاق اڑانا	½
	ان کے طنزیہ جملوں سے ایسا لگا کہ وہ میری عیادت کو نہیں بلکہ زخموں پر نمک چھڑکنے آئے تھے۔	1
		کل نمبر = 3

8	**(حصہ-د)** درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیے گئے سوالوں کے متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے۔ 5 **(الف)** "یا۔ پوچھا ہے اور مجھے بتانا نہیں چاہتی ہو۔ ہمارے محلے میں ایسے لوگ ہیں ہی نہیں جنھوں نے بغاوت میں حصہ لیا ہو۔ یہ عورتیں اور بچے تو باہر سے آئے ہوں گے۔ بتاؤ تو یہ ہیں کون؟ کبھی پوچھ تاچھ ہو تو میں جواب تو دے سکوں۔ اچھا، نہ بتاؤ.....جب لڑائی ہو رہی تھی تو تمہاری زبان پر تین چار نام رہا کرتے تھے..... بخت خاں کی آل اولاد یہاں تھی ہی نہیں، سدھاری سنگھ بھی باہر کا آدمی ہے...... کیا کسی مسلمان عورت کو پناہ دی ہے؟ ....ہندو عورتوں میں تو تمھارے رانی کشن کنور سے تعلقات تھے۔ نہار سنگھ روپیہ وصول کرنے آنا چاہتا تو زمین تیار کرنے سے پہلے اسی کو بھیجتا تھا.... مگر کیا معلوم رانی بلبھ گڑھ میں ہے یا یہاں۔ بہر حال جہاں بھی ہو، کوئی نہ کوئی اس کا پتہ دے گا ضرور.....اگر نہار سنگھ کو پکڑ لیا ہے تو شاید اس کو تلاش نہ کریں" (i) درج بالا اقتباس کس سبق سے ماخوذ ہے؟ (A) نیا قانون (B) آزمائش (C) عورتوں کے حقوق (D) سرسید کا بچپن		
	جواب: (B) آزمائش		1
	(ii) اس سبق کا مصنف کون ہے؟ (A) محمد مجیب (B) الطاف حسین حالی (C) سید عابد حسین (D) سرسید احمد خاں		
	جواب: (A) محمد مجیب		1

	(iii) ہمارے محلے کے لوگ کیسے ہیں؟ (A) بغاوت میں حصہ لیتے ہیں (B) بغاوت میں حصہ نہیں لیتے (C) بغاوت کرتے ہیں (D) بغاوت کرنے والوں کی مدد کرتے ہیں **جواب: (B) بغاوت میں حصہ نہیں لیتے**	1
	(iv) باہر کا آدمی کون ہے؟ (A) بخت خاں (B) رانی کشن کنور (C) سدھاری سنگھ (D) نہار سنگھ **جواب: (C) سدھاری سنگھ**	1
	(v) کسی کی آل اولاد یہاں نہیں تھی؟ (A) بخت خاں کی (B) سدھاری سنگھ کی (C) نہار سنگھ کی (D) رانی کشن کنور کی **جواب: (A) بخت خاں کی**	1 **کل نمبر=5**
	(ب) "پھر میں بزدل بھی تھا۔ مجھے ہر وقت چوروں، بھوتوں اور سانپوں کا کھٹکا رہتا تھا۔ رات کو گھر سے باہر قدم رکھنے کی ہمت پڑتی نہ تھی۔ اندھیرے سے میری روح فنا ہوتی تھی۔ میرے لیے اندھیرے میں سونا تقریباً ناممکن تھا۔ کیوں کہ مجھے وہم ہوتا تھا کہ ایک طرف سے بھوت چلے آرہے ہیں دوسری طرف سے چور، تیسری طرف سے سانپ۔ بغیر کمرے میں روشنی رکھے مجھے سوتے نہ بنتا تھا۔ میں اپنے خوف کو اپنی کمسن بیوی پر کیوں کر ظاہر کرتا؟ میں جانتا تھا کہ	

	ان میں مجھ سے زیادہ ہمت ہے اور مجھے اپنے اوپر شرم آتی تھی۔ انھیں سانپوں اور بھوتوں کا کوئی ڈر نہ تھا۔ وہ اندھیرے میں ہر جگہ چلی جاتی تھیں۔ میرے دوست کو میری ان کمزوریوں کا حال معلوم تھا۔ وہ کہتا تھا کہ میں زندہ سانپ ہاتھ پر رکھ سکتا ہوں، چوروں کا مقابلہ کر سکتا ہوں اور بھوتوں کا قائل ہی نہیں ہوں۔"	
	(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے ماخوذ ہے؟ (A) ماحول بچایئے (B) بھولا (C) چوری اور اس کا کفارہ (D) نیا قانون	
1	**جواب: (C) چوری اور اس کا کفارہ**	
	(ii) اس سبق کا مصنف کون ہے؟ (A) سید عابد حسین (B) محمد مجیب (C) سر سید احمد خاں (D) حیات اللہ انصاری	
1	**جواب: (A) سید عابد حسین**	
	(iii) مصنف کو دوسری طرف سے کس کے آنے کا وہم ہوتا تھا؟ (A) بھوت (B) چور (C) سانپ (D) جانور	
1	**جواب: (B) چور**	
	(iv) کون زندہ سانپ کو ہاتھ پر رکھ سکتا تھا؟ (A) اس کی بیوی (B) وہ خود (C) چور (D) اس کا دوست	
1	**جواب: (D) اس کا دوست**	

	(v) مصنف سے زیادہ ہمت کس میں تھی؟ (A) اس کی بیوی میں (B) چور میں (C) بھوت میں (D) سانپ میں **جواب: (A) اس کی بیوی میں**	1 **کل نمبر=5**
9	سبق **"مخلوط زبان"** کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔ 5 **یا** چکبست لکھنوی کی زندگی اور شاعری کے بارے میں لکھیے۔ **جواب:** **'مخلوط زبان' کا خلاصہ** اردو زبان پر عام طور سے یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ ایک مخلوط زبان ہے اور اس میں کئی زبانوں کے الفاظ شامل ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اردو کا مخلوط زبان ہونا ہی اس کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ اردو زبان میں عربی، فارسی ہندی اور سنسکرت الفاظ کے شامل ہونے سے اردو زبان میں نہ صرف یہ کہ چار چاند لگ گیا ہے بلکہ ہندی سنسکرت اور عربی، فارسی جاننے والوں کو اپنی زبان کو سمجھنے اور بولنے میں آسانیاں فراہم ہوئی ہیں۔ اردو زبان کی خوبی یہ ہے کہ اس نے بڑی آسانی سے دوسری زبانوں کے الفاظ کو ذرا سے ردو بدل کے ساتھ اپنالیا۔ جیسے کہ عربی لفظ دفن سے دفنانا، کفن سے کفنانا اور بدل سے بدلنا۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ دوسری زبانوں کے الفاظ لینے سے اردو زبان بوجھل ہوگئی جب کہ ایسا نہیں ہے بلکہ دوسری زبان کے الفاظ سے اردو زبان زیادہ خوبصورت اور قابل قبول ہوگئی ہے اور ادبا اور شعرا کو اردو زبان میں مضمون لکھنا اور شعر کہنا زیادہ آسان ہوگیا ہے کیونکہ دوسری زبانوں کے الفاظ کے اردو میں شامل ہونے سے اردو زبان میں کافی وسعت پیدا ہوگئی ہے۔	5

	یا چکبست لکھنوی 1882 میں فیض آباد میں پیدا ہوئے اور وہاں سے اپنے آبائی وطن لکھنؤ چلے گئے۔ 1905 میں وکالت پاس کرنے کے بعد پریکٹس شروع کی اور اس میں کافی کامیاب رہے لیکن بہت ہی کم عمر یعنی 1926 میں ان کا انتقال ہو گیا۔ چکبست دور جدید کے ممتاز شعرا میں سے ایک ہیں۔ ان کا مجموعہ 'صبح وطن' سے ان کی وطن پرستی کا اظہار ہوتا ہے۔ چکبست کے یہاں انیس اور دبیر کا انداز جھلکتا ہے۔ انھوں نے کہیں گائے کی عظمت کے ترانے گائے ہیں تو کہیں لڑکیوں سے خطاب کیا ہے۔ انھوں نے اردو میں رامائن اور مہابھارت کے قصوں کو نظم کرکے اردو ادب میں بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ انھوں نے جس انداز میں رامائن کا ایک سین، پیش کیا ہے اس سے بے ساختہ میر انیسؔ یاد آجاتے ہیں۔	2 3 **کل نمبر=5**
10	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ 4 (i) رجنی کو ایسی کون سی خوشی حاصل ہوئی جس کی وجہ سے وہ رات بھر سو نہ سکی؟ (ii) نوکر آقا کے علاج کے لیے حکیم صاحب کے ساتھ اور کن لوگوں کو لایا؟ (iii) مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرنا چاہیے؟ (iv) استاد منگو کون تھا اور اسے دنیا کے حالات کی خبریں کس طرح ملا کرتی تھیں؟ **جواب:** (i) رجنی کو نوکری ملنے سے ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ وہ رات بھر خوشی کے مارے سو نہ سکی اور سوچتی رہی کہ اس کی پریشانی اب دور ہو جائے گی۔ (ii) نوکر آقا کے علاج کے لیے حکیم صاحب کے ساتھ غسال، درزی اور گورکن کو ساتھ لایا۔	2 2

	(iii) مردوں کو عورتوں کے ساتھ برابری کا سلوک کرنا چاہیے۔ ان کی عزت کرنی چاہیے۔انھیں پھلنے پھولنے اور ترقی کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔ (iv) استاد منگو ایک کوچوان تھا اور تانگہ چلاتا تھا۔ اسے دنیا کے حالات کی خبریں تانگے میں بیٹھنے والی سواریوں کی گفتگو اور آپسی بات چیت سے ملا کرتی تھیں۔	2 2 **کل نمبر=4**
11	درج ذیل شعری حصوں میں سے کسی ایک کو غور سے پڑھیے اور ان سے متعلق دیے گئے سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب لکھیے۔ 5 **(الف)** لو کے مارے بام و در کی روح گھبرائی ہوئی دوستوں کی شکل پر بیگانگی چھائی ہوئی آسماں پر ابر کے بھٹکے ہوئے ٹکڑوں کا رم نشے میں ممسک کا جیسے وعدۂ جود و کرم ہر روش پر چڑچڑا پن، ہر صدا میں بے رخی ہر جگر بھنتا ہوا، ہر کھوپڑی پکتی ہوئی سر پہ کافر دھوپ جیسے روح پر عکس گناہ تیز کرنیں، جیسے بوڑھے سود خواروں کی نگاہ (i) درج بالا شعری حصے کا شاعر کون ہے؟ (A) علامہ اقبال (B) اختر شیرانی (C) جوش ملیح آبادی (D) اکبر الہ آبادی **جواب:(C) جوش ملیح آبادی**	 1

	(ii) درج بالا شعری حصے کا تعلق کس صنفِ شاعری سے ہے؟ (A) غزل (B) نظم (C) مرثیہ (D) رباعی **جواب: (B) نظم**	1
	(iii) دوستوں کی شکل پر کیا چھائی ہوئی ہے؟ (A) مردنی (B) بیگانگی (C) چڑچڑاپن (D) تیز کرنیں **جواب: (B) بیگانگی**	1
	(iv) "جود و کرم" کے کیا معنی ہیں؟ (A) طور طریقہ (B) غصے کی کیفیت (C) بے تعلقی (D) انعام واکرام **جواب: (D) انعام واکرام**	1
	(v) عکس گناہ کس پر ہے؟ (A) سر پر (B) سود خوروں پر (C) کھوپڑی پر (D) روح پر **جواب: (D) روح پر**	1 **کل نمبر=5**
	(ب) ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں، ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم تعبیر ہے جس کی حسرت و غم، اے ہم نفسو! وہ خواب ہیں ہم	

میں حیرت و حسرت کا مارا خاموش کھڑا ہوں ساحل پر
دریائے محبت کہتا ہے، آ، کچھ بھی نہیں پایاب ہیں ہم

لاکھوں ہی مسافر چلتے ہیں منزل پہ پہنچتے ہیں دو اک
اے اہل زمانہ قدر کرو، نایاب نہیں کم یاب ہیں ہم

اے شوق پتا کچھ تو ہی بتا اب تک یہ کرشمہ کچھ نہ کھلا
ہم میں ہے دل بے تاب نہاں، یا آپ دل بے تاب ہیں ہم

(i) درج بالا شعری حصے کا تعلق کس صنفِ شاعری سے ہے؟

(A) نظم (B) مرثیہ

(C) رباعی (D) غزل

جواب: (D) غزل — 1

(ii) درج بالا شعری حصے کے شاعر کا نام کیا ہے؟

(A) جوش ملیح آبادی (B) شاد عظیم آبادی

(C) کیفی اعظمی (D) اکبر الہ آبادی

جواب: (B) شاد عظیم آبادی — 1

(iii) دریائے محبت خود کو کیا کہتا ہے؟

(A) پایاب (B) کم یاب

(C) خواب (D) بے تاب

جواب: (A) پایاب — 1

1 1 **کل نمبر= 5**	(iv) کس کی تعبیر حسرت و غم ہے؟ (A) دل کی (B) خواب کی (C) منزل کی (D) محبت کی **جواب: (B) خواب کی** (v) "نایاب" کے کیا معنی ہیں؟ (A) انتہائی سستا (B) انتہائی قیمتی (C) چھپا ہوا (D) تر و تازہ **جواب: (B) انتہائی قیمتی**	
	اپنے نصاب میں شامل نظم "آندھی" کا خلاصہ لکھیے۔ 5 **یا** فانی کی غزل گوئی پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔ **جواب:** **نظم "آندھی" کا خلاصہ** کیفی آعظمی اپنی نظم 'آندھی' میں انگریزی حکومت کے ظلم و جور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انگریز حکمرانوں اب تمھارے ظلم و جور اور جبر و تشدد کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ کیونکہ ہندوستانی عوام بیدار ہوگئے اور وہ ہر ظلم و تشدد کو ختم کرنے پر آمادہ ہوگئے اور ظلم کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ قصر ظلم کے کنگورے گرنے والے ہیں۔ آندھی کو علامت کے طور پر استعمال کرتے ہوئے کیفی اعظمی کہتے ہیں کہ ہندوستان کے عوام اب اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے لیے آندھی کی شکل میں آگے بڑھ رہے ہیں اور یہ آندھی انگریزی راج کو	12

	نیست و نابود کردے گی۔ ظلم مٹ جائے گا اور ہندوستانی عوام آزاد ہو جائیں گے۔ وہ ظالم حکمرانوں سے کہتے ہیں کہ وہ ہندوستانی عوام کے غم و غصہ کی آندھی کا سامنا نہیں کر سکیں گے اور اب ان کے ظلم و ستم کا خاتمہ یقینی ہے۔ **یا** **فانی کی غزل گوئی پر تفصیلی نوٹ** شوکت علی خان فانیؔ اتر پردیش کے ضلع بدایوں میں پیدا ہوئے اور مسلم یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ فانیؔ نے پہلی غزل 1890 میں یعنی گیارہ سال کی عمر میں کہی تھی۔ چونکہ ان کے والد شاعری کے خلاف تھے اس لیے وہ والد سے چھپ کر شعر کہتے تھے اور اپنے اشعار کو بھی چھپا کر رکھتے تھے تاکہ والد سے شاعری کے لیے ڈانٹ نہ سننی پڑے۔ اس لیے ان کے زیادہ تر اشعار تلف ہو گئے یعنی برباد ہو گئے۔ جو کچھ بچ گیا وہ "باقیات فانی" کے نام سے 1926 میں شائع ہوا۔ بعد میں دیگر مجموعے "عرفانیات فانی" 1939 اور "وجدانیات فانی" 1940 کے نام سے منظر عام پر آ گئے۔ فانی کا شمار اردو کے ممتاز غزل گو شعرا میں ہوتا ہے۔ ان کے اشعار میں رنج و غم اور درد کی آمیزش ہے۔ ان کے اشعار میں آنسوؤں کی روانی ہے۔ شاعری میں درد و غم کی بہتات ہونے کی وجہ سے انھیں "یاسیات کا امام" بھی کہا جاتا ہے	5 5 **کل نمبر = 5**
13	درج ذیل سوالوں میں سے کسی دو کے جواب لکھیے۔ 4 (i) شاعر کس طرح کی تقدیر میں یقین رکھتا ہے؟ فراق گورکھپوری کی رباعی کی روشنی میں لکھیے۔ (ii) ہم کیا رہے یہاں، ابھی آئے ابھی چلے۔ اس مصرعے کے ذریعے شاعر نے انسانی زندگی کے کس پہلو کی نشاندہی کی ہے؟ (iii) اقبال کی نظم "حقیقت حسن" کا مرکزی خیال لکھیے۔ (iv) آلام روزگار کو اصغر گونڈوی نے اپنے لیے کس طرح آسان بنایا ہے؟	

2 2 2 2 2 **کل نمبر= 4**	**جواب:** (i) شاعر فرد کی تقدیر کی بات نہیں کرتا بلکہ وہ قوم کی تقدیر بنانے کی بات کرتا ہے اور قوم کی تقدیر اسی وقت بن سکتی ہے جب سب مل کر کوشش کریں۔ (ii) اس مصرعے کے ذریعے شاعر نے انسان کی زندگی کے فانی ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ انسان کی زندگی کس قدر ناپائیدار ہے اور وہ چاہے کتنے برس بھی دنیا میں رہے اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں بہت کم وقت دنیا میں رہا۔ (iii) اقبال کی نظم "حقیقت حسن" دنیا کی بے ثباتی کی جانب اشارہ کرتی ہے اور تبدیلی کو کارخانۂ قدرت کا اصول سمجھتی ہے۔ کلی کا پھول بن جانا، موسم بہار کے بعد خزاں کا آنا اور شباب کے بعد پیری کی آمد اسی اصول کے تحت واقع ہوتی ہیں۔ اقبال نے خدا اور حسن کے مکالمے کے ذریعے اس حقیقت کو آشکار کیا ہے کہ دنیا کی ہر شے فنا ہونے والی ہے اور نہ صرف یہ کہ فنا اس کا مقدر ہے بلکہ زوال ہی میں اس کا حسن پوشیدہ ہے۔ دنیا کی ہر شے مثلاً چاند، تارے، شبنم، کلی، اپنے تمام تر حسن کے باوجود فانی ہے۔ (iv) شاعر نے آلام روزگار کو غمِ جاناں تصور کرلیا چونکہ محبوب کا غم مصیبت نہیں راحت دیتا ہے۔ اس لیے آلام روزگار شاعر کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔	
	(حصہ۔ج) اپنے نصاب میں شامل افسانہ "فقیر" یا "دو فرلانگ لمبی سڑک" کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔ 4 **جواب:** "فقیر" عظیم بیگ چغتائی کا مشہور افسانہ ہے۔ مصنف کو ہٹے کٹے فقیروں سے خاصی نفرت تھی۔ یہی حال ان کی بیوی کا بھی تھا۔ ایک دن ایک قابل رحم خستہ حال فقیر نظر آیا جس کو صدر دروازے پر بلالیا۔ اس کے لیے کچھ کھانا نوکر کے ہاتھ بھجوایا گیا مگر اس دوران ایک	14

	دوسرا ہٹا کٹا فقیر وہاں آ پہنچا اور کھانا کھانے لگا۔ یہ دیکھ مصنف اور ان کی بیوی دونوں کا خون کھول اٹھا۔ فقیر کو بہت ڈانٹا اور نوکری کرنے کا مشورہ دیا۔ دس روپے ماہوار اپنے یہاں نوکری کی تجویز رکھی مگر فقیر نے اپنے گھر کا کل خرچ تیس روپے بتایا جو فقیری میں پورا ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی فقیر کی بگڑی ہوئی عادتوں کے بارے میں معلوم ہوا تو مصنف کو غصہ آیا مگر وہاں موجود اپنے دوست کا لحاظ کر گئے۔ پھر بھی بطور سزا اس سے اٹھک بیٹھک لگوائیں تو معلوم ہوا کہ فقیر شہر کے مشہور پہلوان ہیں اور اپنی ورزش اسی سزا میں پوری کر رہے ہیں۔ اس کے بعد مصنف کو مسٹنڈے فقیروں سے اور نفرت ہو گئی۔	4
	یا	
	"دو فرلانگ لمبی سڑک" کرشن چندر کا ایک طنزیہ افسانہ ہے۔ اس افسانے میں ہندوستان کی غلامی کے دور کو دکھایا گیا ہے۔ اس افسانے میں ایک سڑک کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ یہ سڑک برسوں سے ایک ہی حالت میں ہے۔ اس سڑک کے اوپر اور دونوں کناروں پر روز نئے نئے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ کہیں کوئی بھکاری درد بھری آواز لگا رہا ہے تو کہیں پر کوئی غریب عورت اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ بھیک مانگ رہی ہے۔ کوئی انھیں بھیک دیتا ہے تو کوئی انھیں ڈانٹ پھٹکار سناتا ہے۔ کوئی منچلا بوڑھا کسی جوان عورت کو ہوس بھری نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ ایک انگریز تانگے والے کی اس لیے جم کر پٹائی کر دیتا ہے کہ اس نے چھ آنے کے بجائے آٹھ آنے کیوں مانگے۔ ایک منظر یہ بھی ہے کہ شام کے وقت مزدور لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ سب اپنا اپنا دکھڑا روتے ہیں۔ کسی کی بیوی بیمار تو کسی کی آمدنی کم۔ سب کے حلیے ایک سے ہیں۔ ننگے پیر، پھٹے پرانے کپڑے، تھکے ماندے، بھوک، بیماری، مفلسی یہی سب کے مسائل ہیں۔ اسی سڑک پر دولت مندوں کی رئیسانہ ٹھاٹ کی جھلکیاں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ شملہ پہاڑی، لارنس گارڈن اور انارکلی کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اسی سڑک پر چھوٹے چھوٹے بچے بھوکے پیاسے ہاتھ میں پرچم اور جھنڈیاں لیے ہوئے کسی بڑے آدمی کے استقبال کی خاطر سڑک کے دونوں کنارے پر کھڑے ہیں۔ اسی سڑک کے کنارے ایک بھکاری ٹھنڈ کے مارے مرا پڑا	4

	ہے۔ اس کی لاش کو کوئی اٹھانے والا نہیں ہے۔ یہ سب اس سڑک کے اوپر ہوتا رہتا ہے۔ لیکن یہ سڑک بھی انسانوں کی طرح بے رحم، بے حس اور وحشی ہو گئی ہے۔ یہ سب دیکھ کر مصنف سوچتا ہے کہ یہ سب دیکھنے سے بہتر ہے کہ وہ پاگل ہو جائے اور انسانوں سے نفرت کرنے لگے۔ یہ سب سڑک کے سینے پر ہوتا رہتا ہے لیکن وہ خاموش رہتی ہے۔ یہ سڑک صرف دو فرلانگ لمبی ہے۔	**کل نمبر= 4**
15	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 4 (i) پریم چند نے گلی ڈنڈا کو کھیلوں کا راجا کس بنیاد پر کہا ہے؟ (ii) دیوندر ستیارتھی نے کہانی کے آخر میں کال کا ذمہ دار کسے ٹھہرایا ہے اور کیوں؟ (iii) مولوی عبدالحق نے نور خاں کو گدڑی کا لال کیوں کہا ہے؟ (iv) مرزا چپاتی کون تھے اور ان کا حلیہ کیا تھا؟ **جواب:** (i) مصنف نے گلی ڈنڈے کو کھیلوں کا راجا اس لیے کہا ہے کیونکہ اس کے لیے کسی لان، نیٹ، بلے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ درخت کی کسی شاخ کو کاٹ کر گلی اور ڈنڈا بنایا جاسکتا ہے۔ دو آدمی بھی ہوں تو کھیل شروع کیا جاسکتا ہے۔ کوئی خرچ نہیں کرنا پڑتا جبکہ دوسرے کھیلوں جیسے کرکٹ، ہاکی، فٹ بال وغیرہ میں کافی پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ (ii) مصنف نے کہانی کے آخر میں سرمایہ داروں کو کال کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے کیونکہ وہ مزدوروں، کسانوں اور غریبوں کا استحصال کرتے ہیں۔ اس لیے غریبوں کے لیے تو ہر وقت کال ہی رہتا ہے۔ (iii) نور خاں دیکھنے میں ایک سادہ اور معمولی انسان تھے مگر ان میں جو اعلیٰ اوصاف تھے وہ انھیں ایک عظیم انسان بناتے ہیں۔ اسی لیے مصنف نے انھیں گدڑی کا لال کہا ہے۔	2 2 2

2 **کل نمبر = 4**	(iv) مرزا چپاتی دہلی کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر کے بھانجے تھے۔ ان کا حلیہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ گورا رنگ، بڑی بڑی ابلی ہوئی آنکھیں، لمبا قد، شانوں پر سے ذرا جھکا ہوا، چوڑا اور شفاف ماتھا، تیموری داڑھی، چنگیزی ناک اور مغلی ہاڑ تھا۔	
5	درج ذیل میں سے کسی ایک پر نوٹ لکھیے۔ 5 (i) مضمون (ii) ڈراما (iii) غزل **جواب:** **مضمون** کسی بھی موضوع یا مسئلے پر معلوماتی یا تجرباتی تحریر کو مضمون کہتے ہیں۔ مضمون میں علمیت اور سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ موضوعات کے لحاظ سے مضمون کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ادبی موضوعات کی نوعیت تنقیدی، تحقیقی اور لسانی ہوتی ہے اور غیر ادبی میں مذہب، فلسفہ، سیاست، تجارت، ماحولیات، صحت، قانون، سائنس و ٹیکنالوجی وغیرہ ہوتے ہیں۔ ایک اچھے مضمون میں موضوع یا مسئلے کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ اس کے زیادہ تر پہلو زیر بحث آجائیں۔ اردو میں مضمون نگاری انگریزی زبان کے زیر اثر شروع ہوئی۔ اردو میں اخباروں اور رسالوں کے ذریعے اس کا فروغ ہوا جس کا باقاعدہ آغاز سرسید اور ان کے رفقا کے ہاتھوں ہوا۔ مضمون نگاری کی یہ روایت روز بہ روز پروان چڑھتی گئی اور موجودہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور میں اس صنف کے امکانات تابناک نظر آتے ہیں۔ شبلیؔ، شررؔ، مہدی افادی، رشیدؔ احمد صدیقی، مولوی عبدؔالحق، مولانا آزادؔ، خواجہ حسنؔ نظامی وغیرہ اہم مضمون نگار ہیں۔ **ڈراما** ڈراما یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں 'کرنا'۔ ادب میں یہ ایسی صنف ہے جس میں کرداروں، مکالموں اور مناظر کے ذریعے کسی کہانی کو پیش کیا جاتا ہے۔ ارسطو نے ڈرامہ کو	16

5 5 کل نمبر = 5	زندگی کی نقالی کہا ہے۔ داستان، ناول اور افسانے کے مقابلے میں ڈرامہ اس لحاظ سے حقیقت سے قریب ہوتا ہے کہ اس میں الفاظ کے ساتھ ساتھ کردار، ان کی بول چال اور زندگی کے مناظر بھی دیکھنے والوں کے سامنے آتے ہیں۔ ڈرامے کے اجزائے ترکیبی میں عموماً قصہ، کردار، مکالمہ، خیال، آرائش اور موسیقی کو شامل کیا جاتا ہے۔ اردو میں ڈرامے کی قدیم روایت رہی ہے۔ امتیاز علی تاج، آغا حشر کاشمیری، پروفیسر مجیب اور سید عابد حسین اردو کے مشہور ڈرامہ نگار رہے ہیں۔ **غزل** عام طور پر غزل سے شاعری کی وہ صنف مراد لی جاتی ہے جس میں عورتوں یا محبوب سے باتیں کی جائیں گویا کہ بنیادی طور پر غزل کی شاعری عشقیہ شاعری ہے۔ آج کل غزل میں عشقیہ شاعری کے ساتھ دوسرے مضامین بھی داخل ہوگئے ہیں اور اس میں مضامین کی کوئی قید بھی نہیں ہوتی۔ عام طور پر اس میں پانچ یا سات اشعار ہوتے ہیں لیکن کئی غزلوں میں اس سے زیادہ اشعار بھی ملتے ہیں۔ غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ آخری شعر مقطع کہلاتا ہے جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ غزل کا سب سے اچھا شعر بیت الغزل یا شاہ بیت کہلاتا ہے۔ میر تقی میرؔ، غالبؔ، داغؔ، مومنؔ، فراقؔ، فانیؔ وغیرہ اردو کے اہم شاعر ہیں۔	
	اردو زبان کی ابتدا و ارتقا پر ایک نوٹ لکھیے۔ 5 **یا** اردو زبان کے آغاز سے متعلق مختلف نظریات کا تعارف کرائیے۔ **جواب:** ہندوستان میں آریوں کی آمد کے بعد زبان کی تبدیلی کا جو عمل شروع ہوا تھا اس میں مسلمانوں کے ذریعے دہلی کو فتح کرنے کے بعد تیزی آگئی اور نواح دہلی کی مقامی بولیوں بالخصوص کھڑی	17

	بولی میں عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کے الفاظ بکثرت داخل ہونے لگے۔ نتیجتاً رفتہ رفتہ ایک نئی زبان وجود میں آئی جو ابتدا میں ہندوی، ہندی، گُجری، دکنی، ریختہ، اردو معلّیٰ وغیرہ کے ناموں سے جانی گئی اور آگے چل کر اردو کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اردو ایک جدید ہند آریائی زبان ہے جو ہندوستان میں ہی پیدا ہوئی، پلی بڑھی اور پروان چڑھی۔ اردو ایک ہند آریائی زبان ہے جو بارہویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کے فتح دہلی کے بعد مغربی ہندی کی ایک نمائندہ بولی کھڑی بولی میں عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کے اثرات داخل ہونے کے نتیجے میں وجود میں آئی۔ شمالی ہند میں وجود میں آنے والی یہ زبان علاؤالدین خلجی کی فتوحات دکن اور محمد بن تغلق کے راجدھانی تبدیل کرنے کے نتیجے میں دکن پہنچی ہے جہاں کے فرمارواؤں نے خوب جی کھول کر اس کی سرپرستی کی اور دیکھتے دیکھتے ترقی کرکے یہ اس لائق ہوگئی کہ جب ولی دکنی اپنے دیوان کے ساتھ شمالی ہند آئے تو یہاں کے شعرا انگشت بدنداں رہ گئے کہ جس زبان کو گری پڑی سمجھ کر وہ منھ نہیں لگاتے تھے وہ اس لائق ہوگئی کہ اس میں ایسی اچھی شاعری کی جاسکتی ہے۔ پھر کیا تھا چراغ سے چراغ جلے اور اردو زبان دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی ہوئی آج نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ممالک میں بھی خوب پھل پھول رہی ہے۔	5
	یا اردو زبان کے آغاز سے متعلق درج ذیل معروف نظریات ہیں۔ 1۔ محمد حسین آزاد برج بھاشا کو اردو کی ماں قرار دیتے ہیں۔ 2۔ جمیل جالبی اردو کا سلسلہ پالی سے جوڑتے ہیں۔ 3۔ حافظ محمود شیرانی کا دعویٰ ہے کہ اردو کا آغاز پنجاب سے ہوا ہے۔ 4۔ سید سلیمان ندوی، سندھ کو اردو کی جائے پیدائش قرار دیتے ہیں۔ 5۔ نصیر الدین ہاشمی کا خیال ہے کہ اردو دکن میں پیدا ہوئی۔ 6۔ مسعود حسین خاں دلی اور اس کے اطراف کو اردو کی جائے پیدائش مانتے ہیں۔	5 **کل نمبر = 5**